وطن کی اصلاح و ترقی کا نقیب

مہر وہ ہے خاک کے ذرّے جو کرے زرنگار
اونچی اونچی چوٹیوں پر نور برسانے سے کیا

پندرہ روزہ

کاکوری اخبار

فی پرچہ دو آنہ

محمد احمد علوی ایڈیٹر

[illegible]

جلد ۱ | کاکوری شنبہ یکم جنوری ۱۹۵۵ء مطابق ۷ جمادی الاول ۱۳۷۴ھ | نمبر ۲

بارگاہ رسالت میں

از جناب امیر نذر علی صاحب درد کاکوروی

بہر خدا سُن اے صبا تجھ کو محمدؐ کی قسم
جا تو مدینہ ایک دم پیشِ رسولِ محتشم

پڑھ کر درودِ پاک پھر عرض کر با چشمِ نم
جاں وقفِ صد آلام ہے دل ہے رہینِ یاس و غم

اے سرورِ شاہِ عرب محبوبِ ربّ اُمّی لقب
عالی نسب والا حسب سرچشمۂ علم و حکم

اے ماہرِ اسرارِ کل نجم الہدیٰ بہرِ رسل
دے شمعِ دیں ختمِ رسل مطلوبِ حق نورِ قدم

اے مظہرِ ذاتِ خدا شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ
اے فخرِ جملہ انبیا مہرِ عرب ماہِ عجم

دولت نہ تخت و تاج ہے سب کفر کا بس راج ہے
دینِ خدا تاراج ہے انظر الینا یا الکرم

عزت حکومت اب کہاں وہ شوکت و ثروت کہاں
سب مٹ گیا قومی نشاں دولت نہ ہے جاہ و حشم

اور عرض کر کب تک سہیں غیروں کے یہ ظلم و ستم
دنیا کی قوموں میں رہیں کب تک ذلیل و خوار ہم

ہے آتشِ غم مشتعل زخمی جگر جاں مضمحل
آنسو رواں بے چین دل سر پر جنوں ہونٹوں پہ دم

ظالم فلک دشمن زمیں کوئی کہیں اپنا نہیں
یا رحمۃ اللعالمین امت پہ ہو چشمِ کرم

پھر ساری ظلمت ہو عدم روشن ہوں سینے ایکدم
عالی ہمم والا حشم اے باعثِ لوح و قلم

لہرائے پرچم دین کا بدلے زمانے کی فضا
اے صدرِ بزمِ انبیا محبوبِ ربّ شاہِ امم

اسلام کا سکہ چلے بہرِ خدا پھولے پھلے
گلزارِ دیں باغِ عمل شاخِ طرب نخلِ حکم

ہر قلب میں موجیں اٹھیں اللہ اکبر جب کہیں
اسلام کی فوجیں بڑھیں ہاتھوں میں ہوں قومی علم

مسلم کو ایسا ہو شرف اللہ اکبر ہر طرف
ہو ایستادہ صف بہ صف امت تری با صد حشم

اے خاتمِ پیغمبری پھر ہم کو دے وہ سروری
پہلے بھی تھی جو تو نے دی اے نائبِ ربّ الحکم

دنیا ہو اور چرچا ترا سر ہو اور سودا ترا
یہ دل ہو اور جلوہ ترا آنکھیں ہوں اور تیرے قدم

ہر امتی کی عرض ہے سرکار دردِ دل سے یہ
اے رحمۃ اللعالمین رسوا نہ ہوں عالم میں ہم

حُبُّ الوطن مِنَ الایمان

اتقیائے عالم کے دانشمند متفق ہیں کہ وطن کی محبت سے انسان کا دل خالی نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی دل ایسا ہے جو اس فرض انقدسے ناآشنا ہے تو وہ

بکھو اور دبا ہوئی ہے وہ دل نہیں ہوتا

مادر وطن کی جدائی۔ وطن والوں کی تکلیفات اور پریشانیوں پر اگر کلیجہ سے آہ نہ نکلے تو سمجھنا چاہیے کہ دل مر گیا اور روح کی موت ہو چکی۔

جلد ۱	کاکوری۔ شنبہ یکم جنوری ۱۹۵۰ء	نمبر ۲

ہمارا پہلا قدم

اس موج سے سکوں کا سہارا لیے ہوئے
پہونچا ہوں کس طرح لب ساحل نہ پوچھیے

کاکوری اخبار کا پہلا پرچہ جس کشمکش میں نکلا اچھا یا برا بلا اس خیال کے کہ معترضین یقیناً رائی کو پہاڑ بنا کر ادنیٰ سے ادنیٰ کتابت کی غلطیوں کو بھی ایڈیٹر کی نااہلیت پر محمول کر کے بغلیں بجائیں گے۔ ہم نے صرف اس ارادے سے کہ پرچہ زمانہ عرس ہی میں منظر عام پر آجائے۔ محبان وطن کی خدمت میں ارسال کر دیا عرس کی مصروفیتوں نے اتنی مہلت نہ دی کہ ہم پروف کی بھی اصلاح کر سکتے۔ پھر بھی خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ حساس قلوب گرمائے ہماری آواز پر لبیک کہی اور ہماری محنت کی داد دی۔ شفیق بزرگوں نے ہماری ہمت و جسارت کو ہمدردانہ

الفاظ میں نوازا۔

بعض احباب ضرور اس غلط فہمی میں پڑ گئے کہ شاید کاکوری اخبار کسی سیاسی پارٹی یا کسی خاص گروہ کا آرگن بن کر نکالا گیا ہے۔ ہم اپنی اپیل میں بھی واضح کر چکے ہیں اور اب پھر انھیں الفاظ کو دہراتے ہیں۔ اخبار کسی بھی فرد پارٹی یا گروہ کا پابند نہیں۔ ہمارا واحد مقصد وطن کی اصلاح و ترقی ہے۔ ہمارا نصب العین جیو اور جینے دو۔ باخبر ہو یا خبر گروہ ہم اس پارٹی گروہ۔ فرد پر کڑی تنقید کریں گے جس کے عمل قول یا فعل میں تخریب یا تذلیل وطن کا شائبہ بھی ملے گا۔ ہم ذاتیات سے ہمیشہ دور بھاگتے ہیں۔

ہم خود اخبار کو رفتہ رفتہ دیدہ زیب بنانا اور اعلیٰ معیار پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان شاء اللہ جلد ہی کامیابی حاصل کر لیں گے۔ فوری تبدیلیاں کسی طرح کی بھی ہوں عموماً نقصان دہ ہوا کرتی ہیں ادنیٰ ادنیٰ سی غلطیوں کو ابتدا میں نظر انداز کیجیے اور ان مشکلات و مجبوریوں پر نظر ڈالیے جو پیش آرہی ہیں۔

پھر چوریاں شروع ہو رہی ہیں

جب سے حفاظتی کمیٹیاں بنی تھیں قصبہ میں امن و امان ہو گیا تھا۔ اور غالباً ڈیڑھ ماہ تک لوگ آرام کی نیند سونے لگے تھے دو ڈھائی ماہ تک پہ سلسلہ پابندی کے ساتھ رہا اسکے بعد کچھ ذمہ داروں کی ڈھیل کچھ کارکنوں کی لاپروائی بعض محلے تو بالکل خاموش ہو گئے جگہ جگہ ابھی پہرہ ہوتا ہے مگر غیر پابندی کے ساتھ جس کا نتیجہ ہوا کہ وہ چور جو چھپے تھے جو صرف یہ سمجھ کر کہ محلہ محلہ ہوشیاری پھیل گئی پہرہ داری سے کام کر رہے ہیں خاموش ہو گئے تھے اب پھر ابھر رہے ہیں۔ کھٹکے بھی شروع ہو گئے سرقہ کی وارداتوں کی بھی اطلاعیں دوسرے تیسرے مل رہی ہیں۔

ہم سید تبارک حسین صاحب انچارج تھانہ اور خصوصاً سکشن لیڈران کی توجہ اس طرف مبذول کرائیں گے۔ اگر چوروں بدمعاشوں کی اس فورش کو شروع ہی میں نہ دبایا گیا تو یقیناً ابھی جرائم اور بڑھیں گی یہ ضرور ہے کہ سردی اپنے شباب پر ہے اور یہی علاوہ غریبوں کے نکلنے میں غالباً زیادہ مانع ہو رہا ہے بہرحال کوئی نہ کوئی سہولت سوچنا ہے۔

کاکوری میں ہائی اسکول

ضرورت ایجاد کی ماں ہوا کرتی ہے۔ کاکوری میں ہائی اسکول کی ضرورت ہمیشہ سے تھی چند سال پہلے ہمارے موجودہ اسکول سکریٹری صلاح الدین صاحب نے ایک اسکول چلایا تھا۔ لیکن پبلک کا تعاون نہ ہونے کی وجہ سے وہ چل نہ سکا۔ پھر بھی اس تجربہ سے لوگ ہراساں نہ ہوئے۔ اب سوال یہ تھا کہ وقت کون دے اور کون دوڑ دھوپ و جانفشانی کرے۔ ایسے کشمکش کے دور میں ایک وطن پرست بی۔ اے۔ ایل۔ ٹی حیات باقی باوجود انھیں مصروفیات کے ایک مرد مجاہد کی طرح میدان میں آیا۔ اور اس نے وقت کی مانگ کے مطابق انتہائی جد و جہد کے بعد گاڑی کے اس رکے ہوئے پہیے کو از سر نو چلایا۔ یہ ایک بڑا اہم کام تھا۔ وطن پرستوں نے اس کا ہاتھ بٹایا۔ ماسٹروں نے ساتھ دیا۔ اور اسکول افتاں و خیزاں چل نکلا۔ مسٹر حیات باقی ضرور قابل مبارکباد ہیں اور انکے ساتھی بھی کہ انھیں کی کوششوں سے ہم میں ایک نئی امنگ پیدا ہو گئی ہے۔ ہائی اسکول کا ہونا کاکوری کے لیے ایک بڑی نعمت ہے خاص طور پر ایسے وقت میں جب کہ ہمارا قصبہ پستی کی حدوں سے بھی تجاوز کر گیا ہے۔ اسکول قائم ہوئے دوسرا سال ہے اسوقت اس میں ۵۰ طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسکول چل چکا ہے۔ اب روپیہ کا سوال ہے تاکہ اسکول رکگنائز کرا دیا جائے۔ کوششیں جاری ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ کاکوری و نیز قرب و جوار کے لوگ اور وہ لوگ جو اس قصبہ سے محبت رکھتے ہیں ہماری ہمت افزائی کریں گے اور اسکول کی خاطر خواہ امداد کر کے اسکول ہائی اسکول ہی نہیں بلکہ ہمارے ان خوابوں کو جنہیں ہم اسے صنعتی کالج دیکھنا چاہتے ہیں پورا کر دیں گے۔ اس جوار میں اسکول کا ہونا۔ اس بات کی دلیل ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم بھی ابھریں اور دور حاضرہ کے ساتھ چل کھڑے ہوں۔ اسکول کی وجہ سے ہمارے غریب بچے بھی جو شہر جا کر تعلیم حاصل نہ کر سکتے تھے پڑھ جائیں گے۔ اس طرح سے ایک بہت بڑی کمی پوری ہو جائیگی۔

اسکول کے قائم ہونے سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے ترقی کی منزل کی طرف

اپنا پہلا قدم اٹھایا ہے اور یہ تہیہ کر لیا ہے کہ یہ اٹھا ہوا قدم آگے ہی بڑھتا رہے گا لیکن یہ اسی وقت تک جب تک ہر فرد اس نیک کام کو اپنا کام سمجھتا رہے گا جیسا کہ ہمیں امید ہے۔

خادم کامل

حالات وطن

جملہ ارباب وطن سے گزارش ہے کہ وہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں دفتر روانہ کر کے مشکور کرتے رہیں۔ ایڈیٹر

تصحیح - گزشتہ پرچہ میں بعض غلطیاں کتابت کی سہواً ہو گئیں چونکہ ایڈیٹر عرس کی معروفیتوں میں تھا پروف کی صحت نہ کر پایا۔ لہٰذا ناظرین معاف کریں۔

ایک خبر میں لفظ آنجہانی کا استعمال ہو گیا۔

ایک جلسہ کی کارروائی میں دیبی پرشاد چھپ گیا۔ حالانکہ اصل نام دیبی پرشاد شکلا ہے قصبہ کے ہر دلعزیز پوسٹ ماسٹر ہیں۔ ممکن ہے پوسٹ ماسٹر صاحب اپنی توہین تصور کریں۔

بابو ترلوکی سنگھ جو اب تک سو یو پی پرجا سوشلسٹ پارٹی کے سکریٹری تھے۔ اچاریہ نریندر دیو منتخب پریسیڈنٹ آل انڈیا سوشلسٹ پارٹی نے بابو جی کو آل انڈیا پرجا سوشلسٹ پارٹی کا جنرل سکریٹری مقرر کر دیا۔

جلسہ سیرت ۱۲ دسمبر کو سیرت النبی کا ایک جلسہ اور شام کو نعتیہ مشاعرہ زیر صدارت قاضی ولی حیدر خاں صاحب چیرمین ٹاؤن ایریا کاکوری چودھری محلہ انعقاد پذیر ہوا۔ ایک بجے دن تک سیرت پر تقریریں ہوئیں۔ مقررین میں الحاج مولانا محمد طیب ندوی صاحب۔ مولانا عبدالسلام صاحب مولوی عبدالرشید صاحب قابل ذکر ہیں۔ ۲ بجے سے نعتیہ مشاعرہ شروع ہوا۔ اختر صاحب وارثی۔ اور اسلم صاحب لکھنوی کے کلام سے پبلک بہت محظوظ ہوئی۔

کرکٹ ٹورنامنٹ سال گزشتہ کی طرح امسال بھی قاضی ولی حیدر کپ کرکٹ ٹورنامنٹ ۵ جنوری ۸۰ء سے شروع ہو رہا ہے۔

سید احمد، پنڈت رام سروپ تیواری، عبدالسلام خاں صاحب پر مشتمل ایک کمیٹی انتظامات کے لیے بنا دی گئی ہے۔ انتظامات بہت بڑی حد تک مکمل ہو چکے ہیں۔ باہر سے ٹیمیں اپنا داخلہ برابر کرا رہی ہیں۔

گھڑی چوری ہو گئی کاکوری ہائی اسکول کی گھڑی ڈائلم میں ۱۹ دسمبر ۲ بجے دن کو غائب ہو گئی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے ہنوز کوئی پتہ نہیں چلا ہے۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ٹاؤن ایریا کمیٹی نے تیس مزید لالٹینوں کا انتظام کر دیا ہے۔ اب تک قصبہ میں تیس لالٹینیں جل رہی تھیں اب کل ساٹھ لالٹینیں ہو گئی ہیں۔

چیرمین صاحب اور متعلقہ ممبران اس اقدام پر مستحق مبارکباد ہیں۔

عرس شاہ بھیکھا شاہ بھیکھا کا سالانہ عرس حسب معمول ۹ ربیع الثانی کو گیٹ گنج (لب دریا) میں ہوا۔ دن بھر کافی ہجوم رہا۔ لوگوں نے میلے سے کافی دلچسپی لی۔

سالانہ عرس حسب معمول امسال بھی عرس اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ایک دو دکانوں کا سلسلہ ۱۶، ۱۷ ربیع الثانی ہی سے شروع ہو گیا تھا ۱۹ ربیع الثانی کو اچھا خاصا میلہ شروع ہو چکا تھا۔ ۲۰ کو صبح ہی سے تل رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ سماع کی محفلیں حسب معمول بارونق رہیں اہل ذوق صاحب کیف حضرات باوجود سردی کی شدت کے محفل میں شریک رہے۔

مجمع بہت کثیر تھا۔ ۲۲ ربیع الثانی کی پہلی محفل بہت ہی گرم محفل ہوئی۔ کاکوری کے قوال (قدرت اللہ کی چوکی) حضرت شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ العزیز کا ایک دوہا "میں تراب کی ہوں پیاری سو دامن وہی کا چاہئے" گا رہے تھے صاحب محفل متاثر ہوئے پھر کیا تھا محفل کی محفل تڑپ گئی۔ رقت کا ایک سماں تھا جو بندھ گیا۔ گھنٹہ سوا گھنٹہ تک محفل کی ایک حالت رہی ایک مدت کے بعد ایسا پر کیف منظر دیکھنے میں آیا۔

قوالوں کو ڈیڑھ دو سو نقد۔ شیروانیاں۔ گھڑیاں۔ قمیص۔ واسکٹیں لوگوں نے اتار اتار کر دیدیں۔

باوجود مجمع کثیر ہونے کے میلے کے نظم و نسق میں کوئی نقص نہیں آنے پایا اس میلے کو بجلی کی صاف ستھری روشنی نے اور بھی دیدہ زیب بنا دیا تھا جس کے لیے ہمیں رؤف الدین احمد ۔ ذکی خالدی اور دوسرے ساتھیوں کی محنت و مشقت کی داد دینا پڑتی ہے۔ حضرت شاہ علی انور قلندر مقدس سرہ العزیز کی درگاہ بقعۂ نور بنی ہوئی تھی۔ یہ واقعہ ہے کہ ان نوعمر بچوں نے اتنی بڑی ذمہ داری کو بحسن و خوبی انجام کو پہونچایا۔

آدھا میلہ ۲۴ ربیع الثانی تک سرکس رک جانے کی وجہ سے لگا رہا۔

روٹیرینس پک نک پر کاکوری روٹیرینس کی پارٹی حکیم محمود علی عثمانی صاحب کی دعوت پر کسنڈی کلاں ۲۵ دسمبر کو "کرسمس" منانے کے لیے گئی جہاں علاوہ سیر و شکار کے انھوں نے پک نک بھی کی دوسرے دن اتوار کو کسنڈی سے کرکٹ میچ ہوا۔ اس پارٹی میں حسب ذیل حضرات نے شرکت کی۔ ڈاکٹر آر بی سنگھ صاحب۔ دیبی پرشاد شکلا صاحب۔ گیشو دیو سنگھ صاحب وصی احمد صاحب عثمانی۔ پنڈت رام سروپ تیواری صاحب اور محمد کامل خاں صاحب۔ خاکسار ایڈیٹر اپنی ناسازیٔ طبیعت کی بنا پر اور علی یاور علوی اپنی خاص مصروفیت کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے۔

ولادت ہمیں یہ سن کر خوشی ہوئی کہ میر عبدالرؤف صاحب کے چھوٹے بیٹے وصی احمد عثمانی صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا۔ اللہ مبارک کرے ہم میر صاحب کی خدمت میں نومولود کی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

[illegible] ہوگئی —

انتصار الدین حیدر برادر خورد شیخ ارشاد الدین حیدر کے یہاں بچی پیدا ہوئی ہم ارشاد الدین صاحب کو نومولود کی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

حکیم اجتبیٰ علی علوی گوشہ کے یہاں ۲۶ دسمبر ۲ بجے صبح کو بچی پیدا ہوئی۔ بچہ روز زندہ رہ کر انتقال کر گئی۔

علالت | ادھر اس طرف ایک عرصہ سے خصوصاً قاضی راشد علیخاں (سید عبدالرؤف صاحب) صاحب کے انتقال کے بعد موصوف کی علالت زیادہ شدت پکڑ گئی قلبی دورے بعض دن تو اس قدر شدید ہوئے کہ معالج مایوس ہو جاتے تھے۔ اب پہلے کے مقابلے میں طبیعت روبسکون ہے۔ ابھی ڈاکٹر صاحبان نے آزادانہ نشست و برخاست کی اجازت نہیں دی ہے۔

ڈاکٹر سید سراج رسول صاحب کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ بستر پر لیٹے سے جو زخم پڑ گئے تھے اس میں تکلیف زیادہ ہے۔ کولے کی ہڈی اکھڑ گئی ہے۔ خدا صحت کامل عطا فرمائے۔

چیچک کا زور | قریب قریب ایک ہفتہ سے قصبہ میں چیچک خلاف موسم زوروں پر چل رہی ہے:

عبدالواسع پسر عبدالعزیز صاحب مرحوم کو شدید بخار آیا اسکے بعد خسرہ چیچک دکھائی دی۔ تیسرے دن مرجھا گئی مگر نقاہت و کمزوری زیادہ ہے۔

بیگم کلیم الدین صاحب علوی۔ معمولی حرارت کے بعد چیچک دکھائی دی دانہ اگرچہ چھوٹا ہوا ہے مگر بڑی چیچک ہے۔ کھجلی زیادہ ہے۔

صحت و سکون | اہل خانہ مولوی محمد عاصم صاحب قیس کاکوری کی طبیعت الحمد للہ روبصحت ہے۔ بخار اتر گیا ہے۔ بواسیر کی شکایت میں بھی اب کمی ہے۔ نقاہت اور کمزوری ابھی باقی ہے۔

محمد ایوب صاحب علوی کے متعلق معلوم ہوا کہ ان کی طبیعت پہلے کے مقابلہ میں اچھی ہے۔ زخم مندمل ہو رہے آواز بھی پہلے سے صاف ہو چلی ہے۔

معین احمد علوی آرٹ ماسٹر گورنمنٹ اسکول سیتاپور کرکٹ کھیلتے ہوئے شدید چوٹ کھا گئے تھے۔ قریب قریب گھنٹہ سوا گھنٹہ تک ناک سے خون جاری رہا۔ سول سرجن سیتاپور نے ایکسرے کے لئے میڈیکل کالج لکھنؤ بھیجا۔ جس سے پتہ چلا کہ ناک کی ہڈی میں شگاف آگیا ہے۔ چار دن کالج رکھا گیا۔ دواؤں کا استعمال ہو رہا ہے۔ وطن آنے کی اجازت دیدی ہے۔ مقامی ڈاکٹر کے زیر علاج ہیں۔

تقرری | پاکستان کی خبر ہے کہ رضیہ بانو بنت محمد حبیب صاحب کرمانی مرحوم جو ڈاکٹری کا کورس پورا کرنے کے بعد لفٹیننٹی کے مقابلہ میں بیٹھیں تھیں کامیاب ہو گئی ہیں۔ کراچی کنٹونمنٹ میں لفٹننٹ کے عہدے پر تقرر ہو گیا۔

ہم انکے جملہ اعزا اور مخصوصین کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

معاودت و واپسی | لئیق الدین علوی بی ایس سی معہ والدہ اور اہل و عیال کے ۸ دسمبر کو وطن آئے ہیں۔

منتظم الدین علوی جو عرصہ کے بعد وطن آئے تھے تین ہفتہ بعد اپنے مستقر پر واپس گئے۔

شفیق احمد صاحب علوی جو ۲۹ نومبر کو کراچی تشریف لے گئے تھے بخیریت وطن پہونچ گئے۔

حکیم احمد علی صاحب کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ بلرام پور چلے گئے ہیں اور وہیں انھوں نے مطب شروع کر دیا ہے۔

ابراہیم گنج میں ڈکیتی | موضع ابراہیم گنج تھانہ کاکوری میں ۱۹ دسمبر کی شب میں ایک خطرناک ڈکیتی کی اطلاع ملی ہے۔ دو عورتوں کو شدید مجروح کر ڈالا اگر گھر کے گرد بیٹھ نہ جائیں تو مار ڈالے جاتے۔ عورتیں کاکوری اسپتال میں داخل ہو گئی ہیں۔ پولیس تحقیقات کے لیے موقع واردات پر گئی ہوئی ہے مزید تفصیل کا انتظار ہے۔

علی یاور کاکوروی پبلشر نے تنویر پریس لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار "پریم گنج" کاکوری سے شائع کیا۔